

لمحے میں جل بجھتا ہے اور شعلہ بھی جلد سے جلد ختم ہو جاتا ہے۔

ہوس : یہاں مراد رقیب سے ہے۔

تشریح : جو شعلہ تنکے کے جلنے سے اٹھتا ہے، اس کی حرارت اور روشنی کی مدت ایک سانس سے زیادہ نہیں۔ یہی حالت ان رقیبوں کے دعوائے عشق کی ہے، جنہیں محبت سے کوئی علاقہ نہیں، البتہ ہوس سے ان کے سینے بھرے ہوئے ہیں۔ اے محبوب ! ایسے لوگوں سے آپ کیونکر امتیاز رکھ سکتے ہیں کہ وہ وفاداری کی عزت کا پاس کریں گے۔ عشق میں وفاداری اور ثابت قدمی تو سچے عاشقوں کا کام ہے۔ رقیبوں سے ایسی توقع کیونکر ہو سکتی ہے ؟

۶۔ **تشریح :** اگر ساقی نے ہم سے بے پروائی اور بے نیازی اختیار کر رکھی ہے اور شراب نہیں دیتا تو ہم شکایت کیوں کریں، جب ہمارا سانس مستی و بے ہوشی کے سمندر کی لہر بنا ہوا ہے ؟ یعنی ہم تو عشق ہی کی مستی میں گم ہیں، ہمیں ساقی کی بے پروائی کا کیا گلہ ہو سکتا ہے ؟

۷۔ **لغات :** دماغ نہ ہونا : برداشت نہ ہونا۔ گوارا نہ ہونا۔

تشریح : ہمیں پیراہن کی خوشبو سونگھنا گوارا ہی نہیں، اس لیے اگر صبا اس خوشبو کو ادھر ادھر اٹھائے پھرتی ہے، تو ہمیں اس کا کیا غم ہو سکتا ہے اور ہمارے لیے شکایت کی کون سی وجہ ہے ؟

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں کس کے پیراہن کی بو کا ذکر ہے ؟ اگر پیراہن محبوب مراد لیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم محبوب کے طلب گار ہیں، پیراہن محبوب کی خوشبو کے نہیں۔ یہ خوشبو ہمارے لیے ہرگز وجہ تسکین نہیں ہو سکتی۔ صبا بیشک اسے ہر طرف اڑائے لیے پھرے، ہمیں اس سے کیا ؟ یہاں عرفی کا ایک ایسا ہی شعر یاد آگیا، کہتا ہے :

قانع بہ بوے دوست نہ گردید ذوق ما
ایں جنس را بہ مفلس کنگان فروختیم